اسلاموفوبیا: اسباب واثرات اور تدارک کے لیے تجاویز

Islamophobia: Causes, Effects and Remedies

*ماجد نواز ملک

**حافظ محمد ابرار اعوان

***صائمہ منیر

Abstract

The term Islamophobia is combination of two words "Islam and phobia" with an additional "O" to connect the two expressions. As the word phobia means to hate, to repel or to fear without any reason, so, Islamophobia means hate or fear for Islam and always attaching negative connotations with Islam. This article is an effort to comprehend contemporary Islamophobia, prevailing in western world specifically and worldwide generally. It begins with detailing various incidents of Islamophobia. Around 15 reported incidents of fear of Islam, Islamic values and Islamic symbols have been documented. It also identifies the causes of Islamophobia. The two main sources recognized are "doubts about Islam" and "Role of media". Doubts about Islam stem from several reasons which include history, increasing Muslim population, migration to the west and attaching Islam with terrorism. The role of western media and media in Muslim majority countries is of extreme concern in this regard. Western media usually attaches the notions of fear, doubt, terrorism and inhumanity with Islam and Muslims. While significant majority of media in Muslim countries follow the trodden path of western

*ایم فل سکالر، محی الدین اسلامی یونی ورسٹی، نیریاں شریف، آزاد کشمیر

**پی ایچ ڈی سکالر، اسلامک سٹڈیز، شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور

***پی ایچ ڈی سکالر اسلامک سٹڈیز، یونی ورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

media and are unable to present or defend the Muslim narrative. The article also briefly summarizes the impacts of Islamophobia on Muslims and the existing global world. Finally, several solutions to this psychological fear has been discussed. Two most important solutions are developing positive relationships with media and giving our response to doubts and fears related to Islam in polite and sensible way.

Keywords: Islamophobia, causes, effects, remedies

فوبیا کا لغوی معنی بے جا خوف اور نفرت ہے، یہ لفظ (Xenophobia) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہر چیز سے خوف کے ہیں۔ اسلاموفوبیا اصطلاح دو لفظوں کے ملاپ سے وجود میں آئی ہے، یعنی اسلام اور فوبیا، ان دو الفاظ کے درمیان انگریزی زبان کا حرف "o" کا اضافہ کیا جاتا ہے تاکہ اضافت اور نسبت کا معنی پیدا ہو جائے، اس طرح اسلاموفوبیا کا مطلب ہوا اسلام کے بارے میں بلاوجہ خوف اور منفی سوچ رکھنا ہے۔[1] اسلام فوبیا کی تعریف یہ ہے کہ ایک نظریہ یا عالمی سوچ جو بے بنیاد ڈر اور نفرت پر مصر ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام اور مسلمان کے ساتھ ہر معاملہ میں امتیاز برتا جاتا ہے۔[2] البتہ امریکی مصنف Stephen Schwartz کی بیان کردہ تعریف حقیقت کے زیادہ قریب معلوم ہوتی ہے وہ لکھتے ہیں:

> اسلام کی ہر چیز کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا، اسلامی تاریخ کو پر تشدد قرار دینا، مسلمانوں میں اعتدال پسند اکثریت کی نفی کرنا، دنیا کے سامنے اسلام کو مسئلہ بنا کر پیش کرنا، دنیا میں مسلمان جدھر بھی صف آراء ہیں انہی کو قصوروار خیال کرنا، مسلمانوں کو مذہب میں تبدیلی لانے پر اصرار کرنا اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کا محاذ قائم کرنا۔[3]

اسلام فوبیا اگرچہ ایک جدید اصطلاح ہے مگر اس کی بنیادیں بہت پرانی ہیں، سب سے پہلے اس اصطلاح کو فرانسیسی مستشرق Etienne Diet نے 1921ء میں استعمال کیا، پھر 1991 میں ایک امریکی رسالہ "Insight Magazine" میں یہ اصطلاح استعمال ہوئی، پھر 1997ء میں برطانیہ کے ادارہ Runnymede Trust نے اسلام فوبیا سے متعلق طویل رپورٹ بعنوان "Islamphobia:A challenge for us all" شائع کی۔

11 ستمبر 2001ء کے حادثہ کے بعد اسلام فوبیا کا لفظ کثرت سے استعمال ہونے لگا، جبکہ ڈاکٹر عبدالجلیل ساجد کے مطابق اسلام فوبیا ازل سے ہے البتہ اس کی شکلوں اور طریقوں میں فرق رہا ہے۔[4]

---

[1] اقلیتوں کے حقوق اور اسلاموفوبیا، ایفا پبلی کیشنز، نئی دہلی، بھارت، جون، ۲۰۱۱، ص، ۴۲۵

[2] Encyclopedia of Race and Ethics ,p-215

[3] The News,Front page Magazine-April 2005

[4] Islamophobia:A new word for an old fear

بعض لوگ اس رائے کو درست تسلیم نہیں کرتے ،مارچ 2006ء میں اس نظریہ سے وابستہ ۱۲ مصنفین نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا جس میں اس اصطلاح کو غلط قرار دیا، ان کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ نسل پرستی ہی کی ایک قسم ہے۔[5] ان حضرات کا خیال ہے کہ مسلمانوں کے بارے میں اس طرح کی صورتحال مسلمانوں کی غلط حرکتوں کا نتیجہ ہے ،اس لیے مسلمانوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے نہ کہ ان کے خلاف اُٹھنے والی آواز کو خاموش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔[6] Roger Kinball کا کہنا ہے کہ اسلام فوبیا غلط اصطلاح ہے ؛کیونکہ فوبیا کا مطلب بے جا خوف ہے جب کہ اسلام کا خوف بجا ہے اور اس خوف کی بنیادیں درست ہیں۔[7]

مختلف ممالک میں اسلاموفوبیا کے واقعات:

۲۹ نومبر ۲۰۰۹ میں سوئٹزر لینڈ میں ایک ریفرنڈم رائے شماری کے ذریعے مساجد کے مینار پر پابندی عائد کر دی گئی ۔[8] اٹلی میں پیپلز آف فریڈم (PDL) نامی جماعت کے رہنما Gasparri Maurizio نے کہا کہ میوان میں کلوزیم کے سامنے نقلی عبادت (نماز) کا مذہب سے کچھ لینا دینا نہیں ہے ، یہ لوگوں کو محض خوف دلانے اور دھمکانے کا ایک طریقہ ہے ، جو لوگ اس طرح کی عبادت یعنی نماز میں شریک ہوتے ہیں، پولیس کو چاہیے کہ انہیں پہچانے اور اگر ممکن ہو تو انہیں ملک سے نکال دے۔[9] امغربی ممالک میں ۲۰۱۶ء تک ۲۸۰۰ سے زائد اسلاموفوبیا واقعات رونما ہوئے تھے جب کہ گذشتہ تین برس میں یہ تعداد ۳ ہزار سے بھی تجاوز کر گئی۔[10] سپین کی سیاسی جماعت پلیٹ فارم فار کٹالونیا (Catalonia) کے پروگرام میں کہا گیا کہ Catalonia (اسپین کا ایک صوبہ) میں مسلم تارکینِ وطن کے آنے سے ہماری یورپی شناخت کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے یعنی انفرادی واجتماعی زندگی ، جمہوریت ، گریکو ولاطین کلچر ، عیسائیت ،Catalonia کی زبانیں یا معروف رسوم وروایات کے وجود کیلئے اسلام ایک خطرہ ہے۔[11] ہالینڈ کی بدنام زمانہ پارٹی فار فریڈم کے لیڈر گیرٹ وائلڈرس کہتا ہے کہ اسلام ہمارے لیے اور مغربی دنیا کیلئے عظیم خطرہ ہے۔[12] نیوزی لینڈ میں 15 مارچ 2019 نماز جمعہ کے دوران دو مساجد پر دہشت گردوں کا حملہ ہوا جس میں پچاس سے زائد جانیں چلی گئیں۔[13] نواب علی اختر لکھتے ہیں کہ بابری مسجد کی شہادت کے بعد مسلمانوں پر ظلم وستم ایک خطرناک کھیل کا آغاز ہو چکا ہے۔ کہیں تو جہاد کا حیلہ اور بہانہ بنا کر مظالم کا نشانہ جا رہا ہے تو کہیں گئوکشی اور چوری کے الزام

---

[5] اقلیتوں کے حقوق اور اسلام فوبیا، ص، ۴۳۱

[6] ن۔م،ص، ۴۳۲

[7] After the Suicide of the west-2006

[8] سوئس عوام نے مسجدوں کے میناروں پر پابندی عائد کر دی، نیویارک ٹائمز، ۲۹ نومبر ۲۰۰۹ء

[9] ماہنامہ افکار ملی، دہلی، جون ۲۰۱۲

[10] روزنامہ جسارت، یورپ میں اسلاموفوبیا کیخلاف ترکی متحرک، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸ء

[11] ماہنامہ افکار ملی، دہلی، جون ۲۰۱۲

[12] روزنامہ جسارت، یورپ میں اسلاموفوبیا کیخلاف ترکی متحرک، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸ء

[13] نوائے وقت، اسلام آباد، ۱۶ مارچ ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ

میں ان کی شبیہ پر داغ لگا کر ان کو موت کی نیند سلا دیا جاتا ہے تو کہیں پر شہریت پر سوالیہ نشان لگا کر ان کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کیا جارہا ہے۔اس طرح کے مظالم کیوں؟[14]

گارجین کی ۲۰ جون ۲۰۱۶ء کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ۷۴ ایسے گروپ کام کر رہے ہیں جن کا کام لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں کا ڈر پیدا کرنا ہے اور ان سے نفرت کے جذبات کو فروغ دینا ہے اور اس کام کیلئے اس گروپوں کو ۲۰۶ ملین ڈالر دیے گئے ہیں۔[15] ۱۰ جنوری ۲۰۱۰ء کو ایک بل پیش کیا گیا جس میں ایک قانون بنانے کی سفارش کی گئی کہ برقع پہن کر باہر نکلنے والی خواتین کو ۷۵۰ یورو جرمانہ عائد کیا جائے گا۔[16] برمنگھم سٹی یونیورسٹی کے انٹرنیشنل جرنل ان سائبر کرمنالوجی میں "اسلاموفوبیا آن سوشل میڈیا" کے عنوان سے ۲۰۱۶ء میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں واضح الفاظ میں ہے کہ مغربی میڈیا اہتمام کی پوری کوشش ہے کہ مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کیا جاسکے[17] اسلام مخالف یورپی رہنماؤں میں ہالینڈ کا گیرٹ ویلدرس (Geert Wilders) بہت نمایاں ہے۔یہ شخص قرآن مجید کو نعوذ باللہ ہٹلر کی آپ بیتی (مین کیمف) سے تشبیہ دیتا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ یورپ میں اس کتاب پر پابندی لگائی جائے۔اسلامی ممالک سے مسلمانوں کی آمد اور مساجد کی تعمیر بھی روکی جائے۔ مسلمانوں پر اپنی سرحدیں بند کی جائیں اور انتہاء پسند مسلمانوں کو اپنے ملکوں سے باہر نکال دیا جائے۔[18]

یکم جولائی ۲۰۰۹ء کو ایک اعلی تعلیم یافیہ مصری خاتون مروۃ الشربینی کو جرمن عدالت میں مقدمہ کی سماعت سے پہلے ہی ایک روسی نژاد جرمن نے چاقو کے ۱۶ وار کر کے شہید کر دیا۔اس وحشیانہ قتل کے دوماہ بعد تحقیق کاروں نے بتایا کہ قاتل کو اس وجہ سے چھوڑ دیا گیا کہ اس نے یہ فعل Xenophobia کی وجہ سے کیا اور وہ غیر یورپی اور مسلمانوں سے نفرت کرتا تھا اور مروہ کے حجاب نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔[19] ایف بی آئی کے مطابق امریکہ میں جتنے بھی دہشت گردی کے واقعات ابھی تک ہوئے ہیں ان میں سے صرف ۶ فیصد میں مسلمان ملوث پائے گے لیکن یونیورسٹی آف الینائس کے پروفیسر ٹراوس ڈکسن کے مطابق امریکی میڈیا میں زیر بحث آنے والے دہشت گردی کے ۸۶ فیصد واقعات صرف وہ تھے جن میں مسلمان ملوث تھے۔ گویا میڈیا نے اپنے وقت کا ۸۶ فیصد حصہ صرف ۶ فیصد واقعات پر صرف کر دیا جن میں مسلمان ملوث تھے اور ان ۹۴ فیصد واقعات کو صرف ۱۴ فیصد کوریج ملی جن میں غیر مسلم ملوث تھے۔[20]

---

[14] ملک میں اسلاموفوبیا پیدا کرنے کی سازش، قومی آواز، نواب علی اختر، ۲۷ جون ۲۰۱۹ء

[15] اردو صفحہ، عسکری اسلاموفوبیا، آصف محمود، ۱۶ مارچ ۲۰۱۹ء

[16] اسلام فوبیا، عبداللہ صدیقی، ۱۷ فروری ۲۰۲۰ء، https://daleel.pk/2020/02/17/130178

[17] اردو صفحہ، عسکری اسلاموفوبیا، آصف محمود، ۱۶ مارچ ۲۰۱۹ء

[18] ایکسپریس نیوز، دنیا مغرب میں پھیلتا اسلاموفوبیا، سید عاصم محمود، اتوار ۲۵ جنوری ۲۰۱۵ء

[19] اسلام فوبیا، عبداللہ صدیقی، ۱۷ فروری ۲۰۲۰ء، https://daleel.pk/2020/02/17/130178

[20] ایکسپریس نیوز، دنیا مغرب میں پھیلتا اسلاموفوبیا، سید عاصم محمود، اتوار ۲۵ جنوری ۲۰۱۵ء

اے بی سی نیوز کی ۲۳ فروری ۲۰۱۱ء کی رپورٹ کے مطابق ۴۸ فیصد آسٹریلوی باشندے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی رائے رکھتے ہیں، نیوزی لینڈ میں یہ شرح ۵۱ فیصد ہے۔[21] 9/11 کے بعد امریکہ میں ایک اسلام فوبیا گروپ نے Bomb the Caaba کا مکروہ نعرہ بھی لگایا تھا۔[22]

مغربی ممالک میں حجاب پر خاصی تنقید کی جاتی ہے، ان کے ہاں پردہ کرنے والی خواتین انتہاء پسند اور تنگ نظر ہیں ۔برقع اور حجاب استعمال کرنے والی خواتین پر طرح طرح کے جملے کسے جاتے ہیں اور انہیں دہشت گردوں کے قبیلے سے جوڑا جاتا ہے۔ ۲۰۰۴ء میں فرانس میں اسکولوں میں مسلم لڑکیوں کو سکارف کے ساتھ سکول میں داخلے کو ممنوع قرار دیا گیا ۔[23] ۲۰۰۹ میں ایک ۱۶ سالہ انڈین مسلمان طالب علم محمد سلیم کو اس کے مشنری اسکول سے صرف اس وجہ خارج کیا گیا کہ اس نے داڑھی کیوں رکھ لی ہے۔ جب یہ مقدمہ عدالت میں لے جایا گیا تو سپریم کورٹ کے جج نے یہ فیصلہ سنایا کہ ہم اس ملک مین طالبان نہیں چاہتے، کل کو اگر کوئی طالبہ یہ کہے کہ وہ برقع پہننا چاہتی ہے تو کیا ہم اس کو اجازت دے سکتے ہیں۔۔۔؟[24] انڈین ائیر فورس کے انصاری آفتاب احمد نے عدالت میں ۲۴ فروری سے یکم اپریل ۲۰۰۳ء تک مقدمے کی پیروی کی لیکن عدالت کی طرف سے اسے داڑھی رکھ کر ملازمت کرنے کی اجازت نہ مل سکی۔[25]

امریکہ کی ریاست ٹیکس میں چار مسلمان پولیس آفیسرز نے ایک مقدمہ دائر کیا کہ داڑھی پر پابندی قابل توہین قانون ہے۔ محکمے نے ۲۰۰۵ء میں اس پر ماسک فٹ نہ ہوسکنے کی دلیل بنا کر داڑھی پر پابندی لگادی اور کہا کہ انسانون کو اپنی ڈیوٹی کے لحاظ سے پہچانا جانا چاہیئے نہ کہ مذہب سے۔[26] جرمنی میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد ہے اور وہاں قدامت پسند تنظیمات مسلمانوں اور اسلاف کے خلاف مظاہرے کرتی رہتی ہیں، پیگیدا نامی تنظیم جو اسلام کے پھیلنے سے خائف ہے کا مطالبہ ہے کہ جرمنی حکومت اسلامی گرمیوں پر پابندیاں عائد کرے اور مسلمانوں کو جرمنی آنے سے روکے۔[27] ویڈن کی قدامت پسند پارٹی سویڈن ڈیموکریٹس کے سربراہ جیمی ایکس نے اگست ۲۰۱۴ء میں کہا کہ موجودہ دور میں اسلام نازی مت اور کیمونزم کی حیثیت اختیار کرچکا ہے اور میری حکومت سے اپیل ہے کہ ہر اسلامی تنظیم کی امداد بند کی جائے۔[28] آسٹریلوی پارلیمنٹ کی رکن سینیٹر جیکوئی لیمبی نے اسلام اور دہشت گردی کو مترادف قرار دیا۔[29]

اسلام فوبیا کے اسباب و وجوہات

---

[21] ملک میں اسلاموفوبیا پیدا کرنے کی سازش، قومی آواز، نواب علی اختر، ۲۷ جون ۲۰۱۹ء

[22] روزنامہ کشمیر عظمی، اسلاموفوبیا۔۔۔ کیا حقیقت کیا فسانہ؟ ڈاکٹر محمد غطریف شہباز ندوی، نئی دہلی، ۱۵ جنوری ۲۰۱۶ء

[23] اسلام فوبیا، عبداللہ صدیقی، ۱۷ فروری ۲۰۲۰، https://daleel.pk/2020/02/17/130178

[24] ایکسپریس نیوز، دنیا مغرب میں پھیلتا اسلاموفوبیا، سید عاصم محمود، اتوار ۲۵ جنوری ۲۰۱۵ء

[25] ملک میں اسلاموفوبیا پیدا کرنے کی سازش، قومی آواز، نواب علی اختر، ۲۷ جون ۲۰۱۹ء

[26] اردو صفحہ، عسکری اسلاموفوبیا، آصف محمود، ۱۶ مارچ ۲۰۱۹ء

[27] ایکسپریس نیوز، دنیا مغرب میں پھیلتا اسلاموفوبیا، سید عاصم محمود، اتوار ۲۵ جنوری ۲۰۱۵ء

[28] ماہنامہ افکار ملی، دہلی، جون ۲۰۱۲

[29] روزنامہ جسارت، یورپ میں اسلاموفوبیا کیخلاف ترکی متحرک، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸ء

اسلام فوبیا کے چند اسباب یہ ہیں:

(ا)اسلام کے متعلق غلط فہمیاں:

اسلام فوبیا کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ مغربی اقوام اسلام اور مسلمانوں کے متعلق انتہائی تنگ نظری کی شکار ہیں اور وہ مسلمانوں کے اچھے اقدام کو قبول کرنے پر بھی تیار نہیں ان کی سوچ اسلام سے اس قدر نفرت پر مبنی ہے کہ ان کے لیے اسلام کو سمجھنا انتہائی مشکل ہو چکا ہے۔ Runnymede Trust نے اپنی رپورٹ میں مغربی نظریات کو درج ذیل 8 شقوں میں بیان کیا ہے:

۱۔ اسلام کے بارے میں عمومی نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ ایسا سیاسی نظام ہے جس میں ہم آہنگی نہیں، کیونکہ وہ تبدیلیوں کے خلاف ہے۔

۲۔ اسلام مغربی دنیا سے الگ تھلگ رہنے والا ایک جامد مذہب ہے اور وہ مشترکہ اقدار حیات میں یقین نہیں رکھتا ہے، اس میں قبول کرنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی اثر انداز ہونے کی۔

۳۔ اسلامی نظام کو مغربی نظام حیات سے کمتر سمجھا جاتا ہے، اور اس کو غیر مہذب، غیر معقول، قدامت پرست اور جنسی امتیازات کی وکالت کرنے والا مذہب قرار دیا جاتا ہے۔

۴۔ اسلام، تشدد کا حامی، جارحانہ، خطرناک، دہشت گردی کو فروغ دینے والا اور تہذیبی تصادم کو بھڑکانے والا مذہب ہے۔

۵۔ اسلام کو روحانی مذہب سمجھنے کے بجائے اس کو ایک ایسا سیاسی نظام سمجھتے ہیں جس کا استعمال سیاسی اور عسکری بالا دستی حاصل کرنے کیلئے ہوتا ہے۔

۶۔ مسلمانوں کی طرف سے مغرب کے خلاف جو آواز اٹھائی جاتی ہے اس کو فورا رد کر دیا جاتا ہے۔

۷۔ مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور ان کو سماجی دھارا سے خارج کرنے کیلئے اسلام پر ستم ڈھایا جاتا ہے۔

۸۔ مسلمانوں کے خلاف ظلم و ستم کو فطری اور معمول کی کاروائی قرار دیا جاتا ہے۔[30]

اسی طرح اسلاموفوبیا کو عروج دینے کیلئے درجہ ذیل اقدامات کیے جاتے ہیں۔

۱۔ قرآن کریم کے جہاد بالسیف سے متعلق آیات کے سیاق وسباق کے علی الرغم ایسی تعبیر کو عام کرنا جس سے یہ تاثر عام ہو جائے کہ اسلام خون خرابے کا مذہب ہے اور مسلمان ایک جنگ پسند قوم ہے۔

۲۔ مدارس اور علماء کے بارے میں یہ الزام تراشی کی جاتی ہے کہ انہیں کے ذریعہ مسلمانوں کو بنیاد پرست، کٹر اور دہشت گرد بنایا جاتا ہے۔

۳۔ پیغمبر اسلام کی سیرت سے غزوات کو لے کر آپ کی ظلم کے خلاف جدوجہد پر مبنی تعلیمات کو اس طرح مسخ کرکے پیش کیا جاتا ہے کہ آپ کی تصویر رحمۃ للعالمین کے بجائے ایک جنگ پسند قائد کے روپ میں نظر آنے لگتی ہے، ڈنمارک کی کارٹون سازی اسی قسم کی تدبیر ہے۔

---

[30] اقلیتوں کے حقوق اور اسلام فوبیا، ص، ۴۳۷

۴۔ کچھ نام نہاد مسلمانوں کی جوس کی کتابوں کو بڑے پیمانے پر عام کر کے یہ تاثر پیدا کیا جاتا ہے کہ خود مسلمان امت کے غلط خیالات پر تنقید کر رہے ہیں؛ اس لیے اسلام مخالف قوتوں کی باتیں قابل غور ہیں۔

۵۔ مسلم ملکوں میں بیرونی ممالک کی غاصبانہ حرکات اور وہاں کے وسائل کے استحصال کے خلاف اُٹھنے والی آواز اور جدوجہد کو دہشت گردی کے نام سے موسوم کر کے ایک طرف اس قسم کی جدوجہد کو کمزور کیا جاتا ہے تو دوسری جانب یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام دہشت کو پسند کرتا ہے، کئی ملکوں میں متعدد آلہ کار عناصر کے ذریعے دہشت گردی کے کچھ عملی مظاہرے کرا کر اس میں جان پھونکی جاتی ہے، ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملہ اس قسم کی ایک سازش تھی۔

۶۔ علامتی اقدامات مثلاً فرانس میں پردے پر پابندی یا اسپین میں مسجد کے مینار پر روک لگا کر اسلام مخالف عوامی عصبیت کو پیدا کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی

یہ ایک حقیقت ہے کہ پچھلے عرصہ میں مغرب کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی میں کافی اضافہ ہوا ہے فرانس اور جرمنی میں ۴ ملین سے بھی بڑھ گئی ہے اور اگر ترکی بھی یورپ کی لسٹ میں شامل ہو جاتا ہے تو پھر مسلمان یورپ میں اکثریت میں ہو جائیں گے۔ جس کی وجہ سے اہل مغرب مسلمانوں سے خوف کھاتا ہے۔[31]

(۳)۔ مسلمانوں کا اتحاد:

مسلمانوں کے درمیان اگرچہ باہمی اختلافات بہت زیادہ ہیں مگر کچھ ایسے عقائد ہیں جن میں سب مشترک ہیں، مثلاً اللہ تعالیٰ کی واحدنیت، حضرت محمد ﷺ کی رسالت، قرآن کریم پر سب کا ایمان ہے۔ اسلاموفوبیا کے شکار تمام افراد اچھی طرح جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا رشتہ ہر چند کہ کتاب ہدایت سے فی الحال کمزور ہے، لیکن موجودہ اسلامی بیداری پھر سے ان کو ان کی کتاب ہدایت سے جوڑ سکتی ہے اور اس بیداری میں نو مسلموں کا رول بہت کلیدی ہے، وہ جانتے ہیں کہ اگر اس بیداری کا اثر ہمہ گیر ہو گیا تو یہ سیسہ پلائی دیوار بن جائیں گے پھر زندگی کے کسی بھی میدان میں ان کا مقابلہ از حد مشکل ہو گا۔[32]

(۴)۔ لوگوں کی اسلام سے دلچسپی:

اس عہد سائنس میں تمام امور پر جس طرح تدبر و تفکر کی روش عام ہوتی جا رہی ہے، اس کا اثر یہ سامنے آرہا ہے کہ نئی نسل بڑی تیزی کے ساتھ اسلام کے نظام حیات سے اثر حاصل کرتے ہوئے اسلام قبول کر رہی ہے، اور اگر یہ سلسلہ مزید دراز ہوتا ہے تو اہل مغرب کی کھڑی کی ہوئی ریت کی یہ دیوار معمولی سی ٹھوکر سے بھی بکھر جائے گی۔[33]

(۵) اسلام کے ساتھ دہشت گردی کو جوڑنا:

---

[31] ن۔م، ص، ۵۲۶

[32] ن۔م، ص، ۵۳۲

[33] ن۔م، ص، ۵۳۳

اسلام کی طرف عام لوگوں کا رجحان اور کثرت سے لوگوں کا اسلام قبول کرنا، صیہونیت کو کس طرح گوارا ہو سکتا ہے لہٰذا اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کیلئے، حق کی آواز کو دبانے کیلئے مختلف طریقے اختیار کیے ہیں۔ اسی پلاننگ کے تحت انہوں نے مسلمانوں پر دہشت گردی کا لیبل لگا دیا ہے اور اس لیے درج طریقے اختیار کیے ہیں:

۱۔ دنیا کے مختلف خطوں میں دھماکے کرانا اور اس کا تعلق کسی نہ کسی اسلامی تنظیم یا تحریک سے جوڑ دینا، جہاں کوئی نام نہاد تنظیم دستیاب نہ ہو وہاں ایک فرضی نام بنا کر میڈیا میں یہ خبر شائع کرنا کہ فلاں مسلم تنظیم نے اس کی حامی بھر لی ہے اور ہفتوں مہینوں میں اس دھماکہ میں مرنے والوں کی نعشیں ان کے بکھرے اعضاء اور ان کے روتے ورثاء اور بلکتے بچوں کو بلاناغہ ٹی وی پر دکھاتے رہنا اور مسلمانوں کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت بھرتے رہنا اور اس حد تک متنفر کر دینا کہ اسلام کو دہشت کا دوسرا نام سمجھیں۔

۲۔ پوری دنیا میں مسلمان چاہے دفاعی جنگ لڑیں، آزادی کی جدوجہد کریں، غاصبانہ قبضے کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں ان تمام کو دہشت گردی سے جوڑ دینا۔

۳۔ دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا، مسلمانوں کو ظالم قرار دینا اور قابل رحم لوگوں کو قابل نفرت بنا دینا۔

۴۔ دو چار داڑھی والے لوگوں کو کلمہ پڑھتے ہوئے ایک شخص کو باندھ کر گولی مارتے دکھانا اور عنوان یہ لگا دینا کہ کابل اور قبائلی علاقہ میں علماء اسلام ایک شخص کو قتل کی سزا دیتے دے رہے ہیں۔

۵۔ فلموں کے اندر چوری، ڈاکہ، غنڈہ گردی، عصمت دری کے کردار کو ادا کرنے کیلئے کسی داڑھی والے شخص کا انتخاب کرنا۔

میڈیا کا کردار:

نائن الیون کے بعد مغربی میڈیا نے ایک منظم مہم چلائی اور مسلمانوں کو شدت پسند پیش کیا جانے لگا اس ضمن میں مغربی پرنٹ والیکٹرونک میڈیا نے اسلام کی بھیانک ووحشیانہ تصویر کشی کی اور موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہندوتوا میڈیا بھی اس روش پہ چل نکلا، نائن الیون کے بعد ایسی خبریں اور رپورٹیں شائع کی جاتیں جن میں مسلمانوں کو مغرب کا دشمن دکھایا جاتا، قرآن مجید کے بارے میں منفی پروپیگنڈہ کیا جاتا جس سے مغرب اسلاموفوبیا میں مبتلا ہو گیا اور مسلمان ہونا انکے نزدیک گالی بن گئی۔[34]

مغربی میڈیا نے اسلام کے خلاف غلط فہمی اور غلط تاثر قائم کرنے کیلئے ایک بڑا کردار ادا کیا ہے۔ مغربی میڈیا نے بنیاد پرستی اور دہشت گردی جیسی دو اصطلاحات اسلام سے وابستہ کرنے کی مسلسل کوششیں کیں ہیں، امریکی اور مغربی میڈیا کا شروع دن سے یہ معمول رہا ہے کہ جب بھی دہشت گردی سے متعلق کوئی بات یا واقعہ ہوتا ہے تو اس کی تحقیق سے قبل ہی الزام مسلمانوں کے سر تھوپ دیا جاتا ہے۔[35]

---

[34] انشال راؤ، آرزوئے سحر، اسلاموفوبیا سے تہذیبوں کے تصادم کا خطرہ، روزنامہ روشنی انٹرنیشنل، ۲۵ نومبر ۲۰۱۹ء

[35] ڈاکٹر خدیجہ عزیز، مغرب میں اسلامو فوبیا کے لیے مستعمل ذرائع (الیکٹرانک میڈیا) اور ان کے اثرات، برجس، ج:۱، شمارہ:۱، جنوری۔ جون ۲۰۱۴، ص، ۴۹

رنی میڈ ٹرسٹ Runnymede Trust رپورٹ 1997 کے مطابق مغرب میں اسلام کو ایک اجنبی چیز سمجھا جاتا ہے اس کا سبب مغربی ذرائع ابلاغ کا اسلام مخالف پروپیگنڈہ ہے، مخصوص مغربی میڈیا ایک خاص ایجنڈے پر عمل پیرا رہا ہے اور اسلام مخالف پروپیگنڈوں میں مبالغہ کیا جاتا ہے، اسلام کو مغربی تہذیب کا دشمن، مغربی ثقافت کا دشمن اور مغربی دنیا کا دشمن دکھایا گیا، کسی بھی ایک کردار کو لے کر اسے اس طرح اچھالا گیا کہ فرد یا چند افراد کے گروہ کو تمام عالم اسلام کے طور پر پیش کیا جاتا رہا، دوسری طرف سفید فام دہشتگردی کو ایک فرد کی غلطی بنا کر پیش کیا جاتا رہا۔[36]

سی این این امریکہ کا معروف ٹیلی ویژن چینل ہے، لوگ اس کی براڈ کاسٹنگ اور رپورٹنگ کو معتبر اور مستند خیال کرتے ہیں، جبکہ یہ چینل جن لوگوں کو مدعو کرتا ہے ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، یہ لوگ اپنی قیاس آرائیوں اور متعصّابہ خیالات لوگوں کے ذہنوں میں نقش کرتے ہیں۔[37]

مغربی میڈیا اسلام فوبیا کو فروغ دینے کیلئے صرف منفی پروپیگنڈہ پر ہی اکتفاء نہیں کرتا بلکہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف نازیبا اور ناشائستہ زبان بھی استعمال کرتا ہے تاکہ مسلمانوں اور اسلام کو لوگوں کی نظروں میں بدنام کرنا ہے۔[38]

یورپ کی مادی ترقی سے متاثر ہونا:

مسلمانوں نے یورپ کی مادی ترقی کے سراب کو پانی سمجھ لیا اور اس کی چمک دمک سے عالم عرب کے حکمران طبقہ کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں، انہوں نے ماڈرن ازم کو ہر دور کا علاج سمجھ لیا اور اسلام کی حیات آفریں سے یورپ کو روشناس کراتے ، امریکہ اور یورپ کو خود ہی متاثر ہوتے چلے گئے، خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد مغرب کے دام میں آکر مصطفی کمال پاشا نے ترکی میں اسلام کی ہر پہچان کو ختم کر دیا مگر یہودیوں نے اسلام کے خلاف نفرت و عداوت پھیلانے کا جو سلسلہ شروع کیا تھا، وہ جاری رہا۔

اسلاموفوبیا کے اثرات:

اسلام فوبیا کی تکنیک کے ذریعے پچھلے کچھ عرصے میں جو اثرات عالمی میڈیا، انتہاء پسند تنظیموں اور خود پسند حلقوں نے اُٹھائے ہیں اس کے مظاہر و نتائج سے ہر کوئی واقف ہے، یہ اثرات حسب ذیل ہیں:

۱۔ عمومی طور پر مسلمانوں کے تئیں نفرت اور عصبیت کا ماحول بن گیا ہے، خاص طور پر ان ملکوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں۔

۲۔ مسلم قیادت فریضہ جہاد کی معذرت خواہانہ تعبیر پر مجبور ہے۔

۳۔ بڑے پیمانے پر مسلمانوں کا غیر مسلموں سے تعامل سطحی ہوتا جا رہا ہے اور غیر مسلم ان سے معاملہ کرتے ہوئے ڈرتے ہیں ، مسلم علاقوں میں جانے سے غیر مسلموں کی اکثریت ڈرتی ہے، مسجدوں کے حی علی الصلاۃ پکارا جاتا ہے تو غیر مسلم پڑوسی سمجھتے

---

[36] انشال راؤ، آرزوئے سحر، اسلاموفوبیا سے تہذیبوں کے تصادم کا خطرہ، روزنامہ روشنی انٹرنیشنل،۲۵ نومبر ۲۰۱۹ء

[37] Allen,/"Islamophobia in the Media/"p.7

[38] ڈاکٹر خدیجہ عزیز، مغرب میں اسلامو فوبیا کے لیے مستعمل ذرائع (الیکٹرانک میڈیا) اور ان کے اثرات ، برجس ، ج:۱، شمارہ:۱، جنوری۔جون ۲۰۱۴، ص، ۴۹

ہیں کہ مسجد میں نیا اسلحہ آگیا ہے، جب مسلمان مقرر مسلم مسائل کی بات کرتے ہیں تو غیر مسلم اسے "مسلم میزائل" سمجھتے ہیں ۔

۴۔ مسلم دانشوروں کی ہر محفل میں علماء اور دینی مدارس زیر بحث رہتے ہیں، گویا کہ امت کے سارے مسائل سمٹ کر اسی نکتے پر مرکوز ہو گئے ہیں، حکومت چاہتی ہے کہ مدارس مذہبی تعلیم چھوڑ کر جدید تعلیم کے ادارے بن جائیں اور علماء اور آئمہ مساجد اپنے فرضِ منصبی کی ادائیگی کے بجائے اپنی معاشی فلاح و بہبود کی راہ پر دوڑ پڑیں۔

۵۔ ہزاروں مسلم نوجوانوں کو بلاوجہ اور بغیر ثبوت کے دہشت گرد بنا کر جیلوں میں ڈال دیا گیا، تاکہ دہشت گردی کی کہانی میں صداقت پیدا ہو جس سے مسلم نوجوانوں کی اعلی تعلیم حاصل کرنے اور ایک اچھے کیریر کو یقینی بنانے پر دشواریاں آرہی ہیں ،کچھ عرصے پہلے پرائیویٹائزیشن کی وجہ سے جو فائدے پڑھے لکھے مسلم نوجوانوں کو حاصل ہو رہے تھے ان کی راہ میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔

اسلاموفوبیا کے انسداد کیلئے جدوجہد:

۲۶ ستمبر ۲۰۱۸ء کو یورپی پارلیمان نے برسلز میں انسداد اسلاموفوبیا ٹول کٹ کا اجرا کیا اور مختلف حکومتوں، سماجی تنظیموں، میڈیا اور دیگر قانون بنانے والوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس قدم کا مقصد اسلاموفوبیا سے لڑنا اور اس کے بڑھتے اثرات کو ختم کرنا تھا۔[39]

۲۰۰۱ء میں ڈربن میں اقوام متحدہ کی جانب سے نسل پرستی، اجنبیوں سے اجتناب، نسلی تفریق اور عدم رواداری سے وابستہ دیگر تمام جرائم کے خلاف ایک عالمی کانفرنس بلائی گئی تھی جس میں ان برائیوں کے ساتھ اسلاموفوبیا کو بھی زیر بحث لایا گیا تھا۔[40]

2004ء میں اقوام متحدہ نے اسلام فوبیا پر قابو پانے کیلئے ایک کانفرنس منعقد کی اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری کوفی عنان نے اسلام فوبیا کو افسوس ناک، تکلیف دہ اور امتیاز پر مبنی رجحان قرار دیا۔[41]

اسلاموفوبیا کے انسداد کیلئے Runnymede Trust نے ۶۰ سفارشات پیش کیں ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو میڈیا اور سیاست میں اپنا رشتہ اور اشتراک بڑھانے کی ضرورت ہے، چنانچہ اس رپورٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد برطانیہ میں مسلمانوں نے ایک ادارہ "مسلم کونسل آف برطانیہ" کے نام سے قائم کیا جس کا مقصد حکومت پر دباؤ ڈالنا ہے کہ وہ مسلمانوں کے مسائل پر سنجیدگی سے غور کرے اور اس ادارہ نے میڈیا کے اداروں سے بھی ربط و تعلق بڑھایا ہے تاکہ میڈیا میں اپنی بہتر نمائندگی کر سکیں۔[42]

---

[39] https://ur.wikipedia.org/wik اسلاموفوبیا

[40] اقلیتوں کا تحفظ اور اسلاموفوبیا، ص، ۵۴۲

[41] ایکسپریس نیوز، دنیا مغرب میں پھیلتا اسلاموفوبیا، سید عاصم محمود، اتوار ۲۵ جنوری ۲۰۱۵ء

[42] اقلیتوں کا تحفظ اور اسلاموفوبیا، ص، ۴۳۶

آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس (امریکہ) نے اسلاموفوبیا کے تدارک کیلئے دستاویز تیار کیے ہیں۔[43] فرانسیسی مسلمانوں نے دستخطی مہم کے تحت پچاس ہزار افراد کے دستخط سابق صدر فرانس جیاک چراک کو پٹیشن پیش کی کہ اسلاموفوبیا کو نسل پرستی کی طرح قابل سزا جرم قرار دیا جائے۔[44] برطانوی تنظیموں نے اسلاموفوبیا کے موضوع پر سیمینار کیے ہیں تاکہ اس رجحان پر کنٹرول کیا جاسکے۔[45]

۲۰ مارچ ۲۰۱۹ء کو ۳۵۰ سے زائد علماء، سکالرز اور سرکردہ رہنماؤں نے نیوزی لینڈ میں مساجد پر دہشت گردانہ حملوں کے تناظر میں مغربی ریاستوں کی حکومتوں اور میڈیا سے اپیل کی کہ وہ اسلاموفوبیا کے خاتمہ کیلئے پہلے سے زیادہ اقدامات اور جدوجہد کریں۔

اسلام فوبیا کے انسداد کیلئے حکمت عملی:

اسلاموفوبیا کے انسداد کیلئے جو حکمت عملی قرآن کریم اور رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات سے سمجھ میں آتی ہے وہ یہ کہ ہمیں حکمت و دانش مندی، میانہ روی اور برداشت سے کام لینا چاہیے تب جاکر ہم اسلاموفوبیا کے سدباب میں کامیاب ہوسکتے ہیں، غیر سنجیدہ رویہ، غصہ اور جذباتی فیصلے اسلام فوبیا کے انسداد میں رکاوٹ بنیں گے۔

برداشت:

حکمت کا تقاضا ہے کہ جہاں مسلمان دین کے معاملے میں سستی سے کام نہ لیں بلکہ دینی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں وہیں مسلمان کسی قسم کے اشتعال کا حصہ بھی بنیں، بلکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق میانہ روی اور برداشت سے کام لیں، اہل کفر کو اسلام کی طرف دعوت دینے میں اپنی تر کوشش و جدوجہد کو صرف کریں، اور حکمت دانشمندی کے ساتھ انہیں اسلام کی طرف بلائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"(اے نبی ﷺ!) لوگوں کو دانش مندی اور اچھی نصیحت کے ساتھ اپنے رب کی طرف بلاؤ"[46]

دوسرے مقام پر فرمایا:

"اس سے زیادہ اچھی بات کون کر سکتا ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دے اور اچھے اعمال کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں، نیکی اور برائی کبھی برابر نہیں ہوسکتیں، لوگوں کو ایسے طریقے سے جواب دو جو بہت اچھا ہو، پس تیرے اور اس کے درمیان جو دشمنی تھی وہ گرم جوش دوست میں بدل جائے۔[47]

عدل وانصاف:

حکمت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ مسلمان ہر معاملہ میں عدل وانصاف سے کام لے یہاں تک کہ مخالفت، جنگ وجدال، بات چیت، مکالمہ غرض کہ ہر میدان میں فراست کے ساتھ کام لے اور عدل کی راہ پر گامزن رہے۔

---

[43] ایکسپریس نیوز، دنیا مغرب میں پھیلتا اسلاموفوبیا، سید عاصم محمود، اتوار ۲۵ جنوری ۲۰۱۵ء

[44] ماہنامہ افکار ملی، دہلی، جون ۲۰۱۲

[45] اقلیتوں کا تحفظ اور اسلاموفوبیا، ص، ۴۳۷

[46] سورہ النحل، ۱۲۵

[47] سورہ حم سجدہ، ۳۴، ۳۳

ارشاد باری تعالی ہے

اللہ تعالی تمہیں عدل اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے ۔اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔[48]

دوسرے مقام پر فرمایا:

اے اہل ایمان! انصاف کی گواہی دینے کیلئے اللہ کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کی دشمنی تمہیں انصاف چھوڑنے پر آمادہ نہ کرے ،انصاف کیا کرو یہی تقوی کے زیادہ قریب ہے، بیشک اللہ تعالی خبر رکھتا ہے جو تم اعمال کرتے ہو۔[49]

مکالمہ:

حکمت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ کسی بھی مسئلہ کے حل کیلئے مکالمہ اور بات چیت کی جائے اور اس میں مناسب اور شیریں انداز اپنایا جائے تاکہ دوسرے کیلئے بات سننا اور اسے قبول کرنا آسان ہو جائے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔[50]

دوسرے مقام پر فرمایا:

بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی، تو ایسے طریقے سے جواب دو جو بہت اچھا ہو۔[51]

خلاصہ بحث:

اسلاموفوبیا دراصل ایک نفسیاتی مرض ہے ، ابتدائے اسلام سے ہی صیہونیوں قوتیں اس مرض میں مبتلا ہیں ۔اسلاموفوبیا کی یہ جدید اصطلاح ۱۹۲۱ میں استعمال ہوئی اور 11/9 کے بعد یہ اصطلاح زور پکڑ گئی اور مغربی ممالک میں مسلمانوں کو شدید نفرت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا ہے۔اسلاموفوبیا کے اسباب میں دین اسلام کے بارے میں غلط فہمی، اسلام سے دوری، میڈیا کا منفی کردار، یورپ میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی، اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور یورپ کی تنگ نظری شامل ہیں۔ مغرب قوتیں اس بات سے خوف زدہ ہیں کہ اگر مسلمان قوت میں آگئے تو ہماری بادشاہت خطرے میں پڑ جائے گی لہذا مغربی قوتیں، مختلف ادارے اور تنظیمیں منظم طور پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور اسلام کے خلاف شکوک وشبہات پیدا کرنے میں مگن ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو نفرت کی نظر سے دیکھا جانے لگا، جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں ان سے مذہبی آزادی سلب کر لی گئی، لوگ مسلمانوں کے ساتھ معاملات سرانجام دینے میں خوف کا شکار ہو گئے اور مسلمانوں کو دہشت گرد سمجھا جانے لگا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام پر وارد ہونے اعتراضات اور شکوک وشبہات کا انتہائی حکمت و دانش مندی اور خوش اسلوبی کے ساتھ جواب دیا جائے، اہل مغرب کو باور کرایا جائے کہ اسلام محبت اور کا امن وآشتی مذہب ہے۔ رسول اکرم ﷺ رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کیے گئے۔ میڈیا کے ساتھ روابط

---

[48] سورہ النحل، ۹۰

[49] سورہ المائدہ، ۸

[50] سورہ آل عمران، ۶۴

[51] سورہ النحل، ۱۲۵

قائم کیے جائیں تاکہ اسلام کی اصلی صورت کو مغرب میں متعارف کرایا جاسکے، ذرائع ابلاغ پر مذہبی و عصری تعلیم سے مزین اسکالرز کو متعارف کرایا جائے۔ عالمی اور صیہونی سازشوں کو بے نقاب کیا جائے۔ مسلمانوں کی امن کیلئے کاوشوں سے مغربی دنیا کو روشناس کرایا جائے۔ دنیا کو یہ باور کرایا جائے کہ یہ صیہونی قوتیں صرف اسلام مخالف ہی نہیں بلکہ انسانیت دشمن بھی ہیں۔

تجاویز وسفارشات:

(۱) بحیثیت مسلمان ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ دنیا کے آخری کونے تک یہ پیغام عام کریں کہ قرآن کریم صرف مسلمانوں کیلئے ہی بلکہ ساری انسانیت کیلئے ہدایت کی کتاب ہے، یہ کسی خاص فرد، گروہ، قوم یا مذہب کیلئے نازل نہیں کی گئی اور اللہ تعالی یہی چاہتا ہے کہ اس کتاب کے ذریعے بنی نوع انسانیت اس سے ہدایت حاصل کرے اور اندھیروں سے نکل کر روشنیوں اور اجالوں کی طرف آئے۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے کہ یہ کتاب اس لیے نازل کی گئی ہے تاکہ اسے لوگوں کے سامنے پیش کرو۔[52] اور اسلام وہی دین ہے جو اس سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام، حضرت ابراہیم، موسی اور عیسی علیہم السلام لائے۔[53]

(۲) بطور اسوہ حسنہ رسول اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ کو پیش کیا جائے اس لیے کہ آپ کی زندگی ہر پہلو اتنا روشن اور تابناک ہے کہ جو شخص بھی آپ کی سیرت وسوانح پر غیر متعصبانہ نظر ڈالے گا وہ ورطہ حیرت میں پڑ جاتا ہے اور آپ سے متاثر ہو جاتا ہے۔ The Hundred نامی کتاب کا مصنف مائیکل ہارٹ جو عیسائی سیرت نگار اور مؤرخ ہے وہ بھی دنیائے انسانیت کی سو ممتاز ترین شخصیات میں آپ ﷺ کو نمبر ایک کی شخصیت قرار دینے پر مجبور ہوا اور اسے بھی آپ ﷺ کی عدیم النظیر عظمت کو ماننا پڑا۔

(۳)۔ امت مسلمہ کے مختلف مکاتب فکر کے درمیان اتحاد واتفاق بہت ضروری ہے، اگر امت میں سیاسی شعور آجائے اور حالات کی نزاکت محسوس ہو جائے تو اختلافات کے خاتمہ میں آسانی ہو جائے گی اس کیلئے ضروری ہے کہ مسلکی تعصب کو ختم کیا جائے اور دوسروں کی رائے کا احترام کیا جائے۔

(۴)۔ مختلف ادیان اور متضاد نظریات رکھنے والے افراد کو مل بیٹھنے اور مکالمے کی پیش کش کی جائے، جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ غلط فہمیاں ختم ہوں گی اور قربتیں بڑھیں گی اور ایک دوسرے کے افکار کو سمجھنے اور قبول کرنے میں مدد ملے گی۔

(۵) ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کے ذریعے ہر فرد کو یہ بات باور کرائی جائے کہ انتہاء پسندی کا نقصان صرف اور صرف مسلمانوں کو ہی ہوا ہے لہٰذا مغربی دنیا کی طرف سے وکٹم بلیمنگ کا گھناؤنا کھلواڑ بند کیا جائے۔

(۶) ہر قسم کے اخبارات، اشتہارات، فورم اور یہاں تک کہ سوشل میڈیا پر مسلمانوں کے کارناموں اور امن کے پیغام کو نشر کیا جائے اور ان کو اسلام کے مجاہدین کے طور پر پیش کیا جائے۔

(۷) میڈیا چونکہ لوگوں کی رائے بناتا ہے اور ہر قسم کے حالات وواقعات سے آگاہ کرتا ہے، لہٰذا میڈیا اسلاموفوبیا کے خلاف لڑنے میں بہت مفید ہتھیار کا کام کر سکتا ہے۔ پبلک ریلیشننگ کے ذریعے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اسلام کے حقائق سے آگاہ کریں اور زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو امن کے سفیر کے طور پر پیش کریں۔

---

[52] سورۃ النحل، ۴۴

[53] سورۃ الشوری، ۱۳

(۸)میڈیا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بہتر رائے استوار کرے میں اپنا کردار ادا کرے کیونکہ یہی امن عالم کیلئے ضروری ہے۔
(۹)اسلامی میڈیا کو عالمی سطح پر منظم کیاجائے، صلیبی وصیہونی ہر سازش کا جواب میڈیا کے ذریعہ دیاجائے۔
(۱۰)واقعات پر مشتعل ہونے یا غیر سنجیدہ رد عمل کی بجائے ان کا گہرے شعور سے تجزیہ کیاجائے، قانون کی بالادستی کو فروغ دیتے ہوئے ایسے واقعات کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے۔
(۱۱)بڑے پیمانے پر غیر مسلم تنظیموں اور افراد کے ساتھ مل کر اداروں کا قیام اور منافرت کے ازالہ کیلئے تعاون کیاجائے، اس کیلئے مشترکہ فورم بنانے کو رواج دیاجائے۔
(۱۲)۔مسلم فلاحی اداروں سے غیر مسلم ضرورت مندوں کی امداد کو فروغ دیاجائے۔
(۱۳)میڈیا کی کارستانی کو روکنے کیلئے مسلم نوجوانوں کو میڈیا کیریر پر ابھارا جائے، انہیں اس کیلئے سہولتیں دی جائیں اور سیکولر غیر مسلم میڈیا اشخاص سے گہرا ربط ضبط رکھاجائے۔
(۱۴)عالمی سازشوں کو کانفرنسوں کے ذریعے اور اخبار، کتابیں اور مضامین کے ذریعے بے نقاب کیاجائے، ان کو مسلم مخالف دکھانے کے بجائے انسانیت مخالف ظاہر کیاجائے۔
(۱۵)اسلام کی ان تعلیمات کو پیش کیاجائے یا عام کیاجائے جو آج کے مسائل کے لیے مفید اور موزوں ہیں، مثلاً خاندان بنی آدم کا تصور، تصورِ عدل، تصورِ رحمت وغیرہ پر اسلامی تعلیمات کو فروغ دیا جائے، اسی طرح سود، جمع خوری، جوا، وعدہ، کاروبار، جنسیت، نسل پرستی، حرص مال وغیرہ کے خلاف تحریکات چلائی جائیں تاکہ اسلام فوبیا کے اصل محرکات پر ضرب لگے اور اسلام اور امت مسلمہ کے لیے راہ ہموار ہو سکے۔
(۱۶)بڑے پیمانے پر غیر مسلم دانشورون، سیاستدانوں، میڈیا کے لوگوں اور مذہبی شخصیتوں سے تال میل کرکے اور انہیں کار آمد طریقوں سے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں لگانا تاکہ وہ اسلام فوبیا کی سازش کا ناکام کرنے میں ہمارے ساتھ کھڑے ہوں۔
(۱۷)اسلامی تہذیب کو بغیر کسی احساس ندامت کے مسلم ممالک میں اپنایا جائے۔
(۱۸)اسلاموفوبیا کا مقابلہ کرنے کیلئے سب سے پہلے دنیا میں اپنی افادیت ثابت کرنی ہو گی۔
(۱۹)جن ممالک میں ہم رہتے ہیں چاہے اقلیت میں ہی کیوں نہ ہوں، ان ممالک کو درپیش مسائل کے حل کرنے کیلئے اپنی خداداد صلاحیت اور خدمات پیش کرنا ہوں گی۔
(۲۰)ٹھوس بنیاد اور حقائق کی روشنی میں اپنے آپ کو ایک وفادار شہری اور خیر خواہ محبّ وطن ثابت کرنا ہو گا۔
(۲۱)اسلامی تعلیمات کی نشرواشاعت کیلئے نئے طریقے اور جدید تکنیک اپنا کر برادران وطن تک اسلامی پیغام پہنچانا ہو گا۔
(۲۲)باطل جن ہتھیاروں سے مسلح ہے، ہمیں بھی ان ہتھیاروں سے لیس ہونا پڑے گا، جس میں سب سے اہم اور مؤثر ہتھیار میڈیا ہے، اس لیے کہ جدید ذرائع ابلاغ ومواصلات نے پوری دنیا کو سمیٹ کر ایک چھوٹا سا گاؤں بنا دیا ہے، ٹیلی ویژن کے سیٹلائٹ چینل اور انٹرنیٹ جیسی ایجادات نے ہر ایک کیلئے پوری دنیا تک بیک وقت اپنا پیغام پہنچانے کی سہولت مہیا کر دی ہے، ان حالات میں بات واضح ہے کہ اب دنیا میں جو تبدیلی بھی آئے گی، عالمی سطح پر آئے گی، افکار ورجحانات کے عالمی سرچشموں

سے دنیا کا کوئی گوشہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، جس کا پیغام زیادہ مؤثر اور جاندار ہوگا بالآخر وہی جدید انسان کے ذہن کو مسخر کرنے اور اس کا دل جیتنے میں کامیاب رہے گا۔

(۲۳)آج مغرب اپنے پروپیگنڈے کی طاقت سے دنیا کو باور کرا رہا ہے کہ اسلام دہشت گردی کا دوسرا نام ہے، تو انہی جدید ذرائع سے لوگوں تک اسلام کی صحیح دعوت پہنچا کر صورت حال یکسر بدلی بھی جاسکتی ہے، کیونکہ اسلام حق ہے اور فطرت کا اٹل قانون ہے، اور یہ بات فطری ہے کہ روشنی کے سامنے اندھیرا کبھی نہیں ٹھہرتا، حق کے سامنے باطل نہیں ٹکتا، لیکن جب تک حق میدان میں انہیں اترتا اس وقت تک باطل تو دندناتا ہی پھرتا ہے۔

(۲۴)ہمارے نوجوان فضلاء اور گریجویٹ حضرات کو منظم طور سے تیاری کرکے صحافت کے میدان میں اترنا ہوگا اور لوگوں کے دماغ سے اسلام کے تعلق جو شکوک و شبہات بھرے گئے ہیں، ان کا ازالہ حکمت اور فنی مہارت کے ساتھ کرنا ہوگا۔

(۲۵)اسلاموفوبیا کے ازالہ کیلئے کرنے کا ایک کام یہ بھی ہے کہ اسلام کے محاسن کے اظہار کے ساتھ ساتھ اسلام دشمنوں کی جانب سے مخالفانہ فکری یلغار کا علمی جواب دیا جائے، اس سے اسلامی تہذیب و ثقافت پر مسلمانوں کا اعتماد بحال ہوگا، اور اسلام مخالف اعتراضات کا دفاع کیا جاسکے گا۔

(۲۶)ضروری ہے کہ اسلام کا تعارف کرانے پر توجہ دی جائے اور اس کو صاف و شفاف اور اصلی صورت میں پیش کیا جائے نیز اسلام اور مسلمانوں کے خلاف غلط خیالات کا ازالہ اور دعوت و تبلیغ کا کام بڑے پیمانے پر ہر ممکن وسائل بالخصوص میڈیا کو استعمال کیا جائے۔

(۲۷)اسلام کو ایک ہمہ گیر اور کامل مذہب اور نظام زندگی کی شکل میں پیش کیا جائے اور یہ باور کرایا جائے کہ اسلام عقیدہ وعبادت کا بھی نام ہے اور معاملات واخلاقیات کا بھی، یہ معاشیات، سیاست، تعلیم وتربیت غرض تمام میدان میں ایک مکمل نظام اور اصول وضوابط کا نام ہے، اس کی تہذیب نہایت شاندار اور قدیم ہے، اس کی ثقافتیں بے انتہاء وسیع اور شاداب ہیں، اور اسلام ہی دور جدید کا صانع اور علوم وفنون، تہذیب وثقافت اور ٹیکنالوجی کے میدان میں موجود ترقی کا موجد ہے اور رسول اکرم ﷺ ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ کے دوران انسانی حقوق، آزادی نسواں، خواتین کے فطری حقوق، حقیقی جمہوریت کے اقدار، آزادی خیال وآزادی رائے، انٹرنیشنل امن وسلامتی کے اصول وضوابط اور منصفانہ گلوبلائزیشن وغیرہ جو اقوام متحدہ کے معاہدوں میں ذکر کیے گئے ہیں اور جسے اسلام نے روئے زمین پر کئی صدیوں تک نافذ کیا ہے، دنیاوالوں کے سامنے علی الاعلان بتادیا تھا۔

(۲۸)ضروری ہے کہ ہم دنیا کے سامنے پوری قوت اور دلائل وشواہد کے ساتھ بتائیں کہ اس وقت انٹرنیشنل پیمانے پر جو اقتصادی اور سیاسی نظام رائج ہے وہ صیہونی نظام ہے، جو صرف صیہونیوں کے مقاصد کی تکمیل کر رہا ہے اور عالمی معیشت مکمل طور پر صیہونیوں کے ہاتھوں میں ہے، یہ لوگ پوری دنیا کو اپنا غلام بنانا چاہ رہے ہیں، ہر بغاوت، فتنہ وفساد کے پیچھے آج تک کی تاریخ میں انہی کا ہاتھ ہوتا ہے، پہلی اور دوسری دونوں عالمی جنگوں کے ذمہ دار بھی ہیں، انہوں نے محض اپنی اقتصادی مصلحتوں کے تحقق کی خاطر ان جنگوں کی آگ بھڑکائی تھی۔

(۲۹) ضروری ہے کہ ہم دنیا کے سامنے یہ واضح کر دیں کہ صیہونی قوم صرف مسلمانوں کی ہی دشمن نہیں ہے بلکہ یہ پوری انسانیت کی دشمن ہے، ان کے یہاں انسان کی حیثیت محض ایک غلام کی ہے جو انکی خدمت کیلئے پیدا کیے گئے ہیں، کیونکہ یہ یہودی اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب بندے ہیں۔